## 72328 ـ ملازم كو انعام دينے اور حرام اشياء والے ہوٹل ميں ملازمت كا حكم

**سوال**

ميں " شرم الشيخ " كے ايك ہوٹل ميں ملازم ہوں، اور ميرا كام ہوٹل ميں آنے والے مسافروں كے بيگ وغيرہ اٹھانا ہے، ميری تنخواہ بھی مقرر ہے اور اس كے ساتھ سات بخشش اور نسبت كے حساب سے بھی مجھے رقم حاصل ہوتی ہے، ميں شراب نوشی وغيرہ كے متعلقہ كام تو نہيں كرتا ميرا ہوٹل كے آفس كے ساتھ صرف بيگ وغيرہ اٹھانے كا معاہدہ ہے، ميری آپ سے گزارش ہے كہ آپ مجھے اس كے متعلق معلومات فراہم كريں، كيونكہ ميں اپنے معاملہ ميں پريشان ہوں؛ اس ليے كہ ميں يہ كام چھوڑنا چاہتا ہوں اپنی تنخواہ اور بخشش اور نسبت سے حاصل كردہ مال كے ساتھ ميں كوئی اپنا كاروبار شروع كرنا چاہتا ہوں، اور ميرا ارادہ ہے كہ مال حلال ہو تا كہ اللہ تعالى اس ميں بركت عطا فرمائے.

يہ علم ميں رہے كہ ہوٹل ميں آنے والے بعض اجنبی لوگ اپنے بيگ ميں شراب بھی لاتے ہيں، بعض اوقات ہميں اس كا علم ہوتا ہے، اور بعض اوقات علم نہيں ہوتا.

اور بہت سے سياح حضرات كو ہوٹل كی آزادی پسند نہيں آتی جس كی بنا پر وہ ہوٹل چھوڑ كر چلے جاتے ہيں.

**پسنديدہ جواب**

الحمد للہ.

آپ مباركباد كے مستحق ہيں كہ آپ اپنے مال كو حلال بنانے كی رغبت ركھتے ہيں، اور اللہ تعالى سے ہماری دعا ہے كہ وہ ہميں اپنے حلال كے ساتھ اپنے حرام سے غنی كردے، اور اپنے فضل كے ساتھ اپنے علاوہ ہر ايك سے غنی كر دے.

رہا آپ كی تنخواہ اور ہوٹل كے مالك اور آپ كے مابين اتفاق كردہ تناسب كا مسئلہ تو اگر تو اصل ميں وہ كام جس كی آپ اجرت لے رہے ہيں وہ شرعا مباح اور جائز ہے تو پھر اس ميں كوئی اشكال نہيں ہے، اور اصل ميں بيگ اٹھانا ايك مباح اور جائز كام ہے، ليكن جس بيگ كے متعلق آپ كو علم ہو كہ اس ميں شراب ہے اس بيگ كو اٹھانا حرام ہے، بلكہ يہ كبيرہ گناہ ميں شمار ہوتا ہے.

ابو داود رحمہ اللہ نے بيان كيا ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اللہ تعالى نے شراب اور شراب نوشی كرنے والے، اور شراب پلانے اور شراب فروخت كرنے اور شراب خريدنے

والے، اور شراب كشيد كرنے والے، اور شراب كشيد كروانے والے، اور شراب اٹھانے والے، اور جس كى طرف شراب اٹھا كر لے جائى لعنت فرمائى ہے "

سنن ابو داود حديث نمبر ( 3674 ).

رہا مسئلہ بخشش كا تو يہ تين حالتوں سے خالى نہيں:

1 ـ يا تو آپ اور ہوٹل كے مالك كے مابين اتفاق ہوا ہو كہ بخشش آپ كى ہے، تو اس حالت ميں آپ كے ليے اس ميں كوئى حرج نہيں.

2 ـ اس طرح كے كام ميں لوگوں كو علم ہو كہ مزدور كو كچھ نہ كچھ بطور بخشش ديا جاتا ہے، تو مالك كے علم ميں ہو اور وہ اس پر راضى ہو تو آپ كے ليے يہ بخشش لينے ميں كوئى حرج نہيں.

3 ـ آپ كے مابين بخشش لينے ميں كوئى اتفاق نہ ہوا ہو، اور نہ ہى لوگ آپ كے جيسے پيشہ ميں بخشش دينے سے متعارف ہوں، اور نہ ہى آپ كو مالك كے رد فعل كا علم ہو كہ اگر اسے علم ہو جائے كہ آپ بخشش ليتے ہيں، يا پھر آپ كو اس كے رد عمل كا علم ہو كہ وہ آپ كے ليے صحيح نہيں، اور نہ ہى وہ آپ كے ايسا كرنے سے راضى ہوتا ہے، تو اس صورت ميں يہ بخشش وہ ہے جسے اہل علم " ملازمين كے تحائف " كا نام ديتے ہيں، اور يہ حرام ہے آپ كے ليے لينا حلال نہيں؛ كيونكہ حديث ميں اس كى ممانعت آئى ہے.

امام بخارى اور امام مسلم رحمہما اللہ نے ابو حميد ساعدى رضى اللہ تعالى عنہ سے حديث بيان كي ہے كہ:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے بنو اسد كے ايك شخص جس كا نام ابن اللتبية تھا كو زكاۃ اكٹھى كرنے كے ليے بھيجا، جب وہ زكاۃ اكٹھى كر كے لايا تو كہنے لگا: يہ تمہارا ہے، اور يہ مجھے ہديہ ديا گيا ہے، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم منبر پر تشريف لائے اور اللہ تعالى كى حمد و ثنا بيان كرنے كے بعد فرمايا:

" اس اہلكار كى حالت كيا ہے جسے ہم كسى كام كے ليے روانہ كرتے ہيں تو وہ آكر كہتا ہے: يہ آپ كا ہے، اور يہ ميرا، تو وہ اپنے ماں باپ كے گھر ہى كيوں نہ بيٹھا رہا اور انتظار كرے كہ آيا اسے ہديہ ديا جاتا ہے يا نہيں ؟

اس ذات كى قسم جس كے ہاتھ ميں ميرى جان ہے وہ جو كچھ بھى لائے گا روز قيامت اسے اپنى گردن پر اٹھائے ہوئے ہوگا، اگر وہ اونٹ ہے تو آواز نكال رہا ہوگا، يا گائے ہو گى تو وہ بھائيں بھائيں كر رہى ہو گى، يا پھر بكرى ہو گى تو وہ مميا رہى ہوگى "

صحيح بخارى حديث نمبر ( 2457 ) صحيح مسلم حديث نمبر ( 1832 ).

رہا یہ معاملہ کہ آپ یہ کام اور ملازمت جاری رکھیں یا چھوڑ دیں ؟

تو ایسے ہوٹل میں ملازمت کرنا جہاں اجنبی سیاح آتے ہوں فی ذاتہ حرام تو نہیں، لیکن جب وہ کسی حرام کام میں داخل ہو تو پھر وہ حرام ہو جائیگی، اور اس طرح کے ہوٹل شراب نوشی اور مرد و عورت کے حرام اختلاط، غنا و موسیقی، اور سوئمنگ پول .... وغیرہ سے خالی نہیں ہوتے اور آپ نے اس کی طرف آزادی کے الفاظ بول کر اشارہ بھی کیا ہے جو کہ ہوٹل میں موجود ہے، یہ چیز اس ہوٹل اور اس طرح کے دوسرے ہوٹلوں میں ملازمت کرنے کو حرام کر دیتا ہے، اور آپ نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ آپ گاہکوں کے بیگ اور بریف کیس وغیرہ اٹھاتے ہیں، جس میں شراب بھی ہو سکتی ہے، جو کہ آپ کی اس ہوٹل میں ملازمت حرام ہونے کو اور بھی قوی کر دیتا ہے.

اس بنا پر آپ کے لیے ضروری اور واجب ہے کہ آپ جتنی جلدی ہو سکے اس کام کو ترك کر کے کوئی ایسا کام تلاش کریں جس سے آپ کے دل کو راحت ملے، اور آپ مطمئن ہو کر روزی حاصل کریں، اور آپ کو اللہ سبحانہ وتعالی کے اس فرمان پر یقین ہونا چاہیے:

اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے روزی بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا الطلاق ( 2 - 3 ).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" بلا شبہ تو جو چیز بھی اللہ کے لیے چھوڑے گا تو اللہ تعالی اس کے بدلے تجھے اس سے بھی بہتر اور اچھی چیز مہیا فرمائیگا "

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے " حجاب المراۃ المسلمۃ " صفحہ ( 47 ) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور سوال نمبر ( 46704 ) کے جواب میں ایسا ہوٹل جہاں حرام کام ہوتے ہوں ملازمت کی حرمت کے متعلق بعض اہل علم کے فتاوی جات بیان ہو چکے ہیں، اور اسی طرح ایسے فلیٹ اور کمروں میں جہاں حرام کام ہوتے ہوں وہاں ملازمت کرنے کی حرمت بھی بیان ہوئی ہے اس لیے آپ اس جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اور سوال نمبر ( 82356 ) کے جواب میں ہم نے اس طرح کی جگہ کا حکم بیان کیا ہے جہاں آپ کام کر رہے ہیں، اس کا بھی مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .